سینگ ٹوٹے جانور کا عقیقہ کرنے اور عقیقے کا گوشت ولیمے میں استعمال کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین درج ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(1) ہم نے عقیقہ کے لیے بکرا خریدا تھا، کسی جانور سے لڑنے کی وجہ سے اس کا ایک سینگ جڑ سے ٹوٹ گیا ہے اور زخم بھی ابھی تک نہیں بھرا، کیا یہ بکرا عقیقہ کے لیے قربان کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(2) کیا عقیقہ کے جانور کا گوشت ولیمہ میں استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) اگر بکرے کا سینگ جڑ تک ٹوٹ جائے اور زخم بھی نہ بھرا ہو، تو اسے عقیقہ کے لیے قربان نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ جانور کی جنس، عمر اور عیوب سے پاک ہونے میں عقیقے کے جانور کی بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں، لہذا جس طرح ایسے بکرے کی قربانی نہیں ہوسکتی، تو عقیقہ بھی نہیں ہوسکتا، البتہ زخم بھر جانے کے بعد دیگر شرائط کی موجودگی میں اس کو عقیقہ کے لیے ذبح کیا جاسکتا ہے۔

عقیقہ بھی اسی جانور کا ہوسکتا ہے جس جانور کی قربانی جائز ہے۔ چنانچہ سننِ ترمذی میں ہے: ”لا یجزئ في العقیقة من الشاة إلا ما یجزئ في الأضحیة“ ترجمہ: عقیقہ میں وہی بکری ذبح کرنا جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔ (سنن ترمذی، ابواب الاضاحی، جلد 3، صفحہ 364، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

عقیقہ بھی قربانی کی طرح ہے۔ چنانچہ شرح السنۃ للبغوی میں ہے: ”وقال الحسن۔۔ وسئل عن العقیقة، فقال: هي مثل الأضحیة، کل منها وأطعم“ ترجمہ: (امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے) عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، تو فرمایا: وہ قربانی کی مثل ہے، اس سے کھاؤ اور کھلاؤ۔ (شرح السنۃ للبغوی، باب العقیقۃ، جلد 11، صفحہ 267، مطبوعہ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا: کیا حکم ہے شرع مطہرہ کا دربارہ عقیقہ کے جانور ذبح کئے جائیں ان کی عمر کیا ہونا چاہئے، **اور اگر کسی عضو میں نقصان رکھتے ہوں وہ کام میں آسکتے ہیں یا نہیں؟** “ تو جواباً ارشاد فرمایا: **”ان امور میں احکام عقیقہ مثلِ قربانی ہیں، اعضا سلامت ہوں،** بکرا بکری ایک سال سے کم کی جائز نہیں، بھیڑ، بینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہوسکتا ہے، جبکہ اتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں ملادیں تو دور سے متمیز نہ ہو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 584، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جس جانور کا سینگ جڑ سے ٹوٹ جائے اس کی قربانی کے متعلق بدائع الصنائع، درر الحکام اور فتاوی ہندیہ میں ہے: والللفظ للاول: ”و تجزي الجماء وهي التي لا قرن لها خلقة و كذا مكسورة القرن تجزي، فإن بلغ الكسر المشاش لا تجزيه و المشاش رءوس العظام“ ترجمہ: جماء یعنی وہ جانور جس کے پیدائشی سینگ نہ ہو، اس کی قربانی جائز ہے، اسی طرح جس کا سینگ ٹوٹا ہو، اس کی قربانی بھی جائز ہے اور اگر (سینگ کا ٹوٹ جانا) مشاش تک پہنچ جائے، تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور مشاش ہڈی کے سرے کو کہتے ہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ، جلد5، صفحہ76، مطبوعہ، مصر)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”سینگ ٹوٹنا اس وقت قربانی سے مانع ہوتا ہے جبکہ سر کے اندر جڑ تک ٹوٹے، اگر اوپر کا حصہ ٹوٹ جائے تو مانع نہیں۔“ (فتاوی رضویہ جلد20، صفحہ460، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

زخم بھرنے کے بعد قربانی جائز ہے۔ چنانچہ اسی میں ہے: ”اور پھر اگر ایسا ہی ٹوٹا تھا کہ مانع ہوتا، مگر اب زخم بھر گیا، عیب جاتا رہا تو حرج نہیں ”لان المانع قد زال و ھذا ظاھر“ ترجمہ: کیونکہ مانع جاتا رہا اور یہ ظاہر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ460، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) عقیقے کا گوشت ولیمہ میں استعمال کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ ولادت کے شکرانے میں جانور قربان کرنے کا نام عقیقہ ہے اور وہ جانور قربان کرنے سے ادا ہو چکا، اب عقیقہ کرنے والا گوشت کا مالک ہے، لہذا وہ اسے ولیمہ کی دعوت میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کی طرح اس کے بھی تین حصے کیے جائیں، ایک حصّہ فقراء میں اور ایک حصّہ رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا جائے اور تیسرا حصّہ اپنے گھر والوں کو کھلایا جائے۔

بہار شریعت میں ہے: ”عقیقہ۔۔ کا گوشت فقرا اور عزیز و قریب دوست و احباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطورِ ضیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔“ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ357، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

عقیقہ کا گوشت ولیمہ میں استعمال کرنے کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: اگر کوئی شخص ولیمہ کے کھانے میں عقیقہ کا گوشت ملا کر مہمانوں کو کھلائے، تو از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے؟ تو جواباً ارشاد فرمایا: ”عقیقہ کے گوشت کا وہی حکم ہے، جو قربانی کے گوشت کا حکم ہے۔ قربانی اور عقیقہ کی عبادت اللہ تعالی کے نام پر ذبح کر دینے سے ادا ہو جاتی ہے۔ گوشت عقیقہ اور قربانی کرنے والے کی ملکیت ہوتا ہے، اسے فروخت نہیں کر سکتا اور نہ کسی کام کے معاوضہ میں دے سکتا ہے، خود کھائے، دوسروں کو کھلائے، غریب و مالدار جس کو چاہے دے۔ فقہاء نے قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کو مستحب لکھا ہے، واجب کسی نے نہیں لکھا اور قربانی اور عقیقہ کا حکم ایک ہے، **لہذا ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا اور کھلانا جائز ہے۔**“ (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ138، مطبوعہ، بزم وقار الدین، کراچی)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”عقیقے میں صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر جانور ذبح کر دینے سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔ گوشت عقیقہ کرنے والے کی ملکیت ہے مستحب یہ ہے کہ قربانی کی طرح اس کے بھی تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ غرباء کو، ایک حصہ رشتہ داروں کو اور

ایک حصہ خود کھانے کے لیے رکھ لیں۔ اور اگر سارا گوشت تقسیم کر دیں یا سارا گوشت خود پکا کر کھا لیں جب بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ لہذا صورت مسئولہ میں اگر وہ عقیقہ کے گوشت رشتہ داروں کو کھلائے تو جائز ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ140، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0063

تاریخ اجراء: 13جمادی الاولی1447ھ/05نومبر2025ء